مرآۃ المناجیح

اردو ترجمہ وشرح

مشکوٰۃ المصابیح

مصنف

جلد (ہفتم)

حکیم الامت مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی

نعیمی کتب خانہ گجرات

۳؎ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تحریر لوح محفوظ میں نہیں ہے بلکہ خاص تختی پر ہے لوح محفوظ پر فرشتوں،نبیوں،ولیوں کی نظر ہے مگر اس تحریر پر سوا ہمارے حضور کے کسی کی نظر نہیں،یہ تو حضور کا کرم ہے کہ وہ خاص تحریر ہم کو بتادی سنادی،حضور رب کی طرف سے مختار ہے۔

[4]- 5701 وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وصف لكم» . رَوَاهُ مُسلم	روایت ہے حضرت عائشہ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی فرمایا فرشتے نور سے پیدا کیے گئے۱؎ اور جنات خالص آگ سے پیدا کیے گئے۲؎ اور آدم اس سے پیدا کیے گئے جو تم سے بیان کیا گیا۳؎ (مسلم)

۱؎ نور کے معنی ہیں روشنی یعنی بذات خود ظاہر دوسروں کا مظہر،یہاں چمک دار جوہر مراد ہے جس میں کثافت بالکل نہ ہو۔(اشعۃ اللمعات) یعنی فرشتے کی پیدائش ایسے جوہر سے ہے جو چمکدار ہے اس میں کثافت بالکل نہیں،ہمارے جسموں کی پیدائش خاک سے ہے جو کثیف ہے اگرچہ اس میں آگ و پانی کی ملاوٹ بھی ہے۔

۲؎ اس کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے"اَلْجَآنَّ مِنۡ مَّارِجٍ مِّنۡ نَّارٍ"اگرچہ آگ بھی لطیف ہے کثیف نہیں مگر اس میں گرمی بھی ہے،نور میں گرمی نہیں صرف لطافت ہے،نیز آگ نور اور کثافت کے درمیان ہے خالص ہو تو محض چمک ہے،مکدر ہو تو محض دھواں،یہ ہی فرق ہے فرشتے اور جن کے درمیان۔(اشعہ)

۳؎ اس میں اشارہ اس آیت کریمہ کی طرف ہے"مِنۡ صَلْصٰلٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوۡنٍ"یعنی ہم نے آدم علیہ السلام کو گلی اور سوکھی کھنکھاتی مٹی سے پیدا فرمایا۔جسم انسانی کی پیدائش مٹی سے ہے،روح انسانی کی پیدائش امر ربی سے"قُلِ الرُّوۡحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیۡ"۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم شریف خاکی نورانی ہے،رب فرماتا ہے:"سِرَاجًا مُّنِیۡرًا"آدم علیہ السلام کی بچی ہوئی مٹی سے کھجور،انار اور انگور پیدا کیے گئے جنت کی حوریں زعفران سے پیدا کی گئیں۔(مرقات)

[5]- 5702 وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ أَنْ يَتْرُكَهُ فَجَعَلَ إِبْلِيسُ يُطِيفُ بِهِ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَآهُ أَجْوَفَ عَرَفَ أَنَّهُ خُلِقَ خَلْقًا لَا يتمالك» . رَوَاهُ مُسلم	روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالٰی نے حضرت آدم کی جنت میں صورت بنائی۱؎ تو جب تک چھوڑے رکھنا چاہا انہیں چھوڑے رکھا،ابلیس ان کے آس پاس گردش کرنے لگا دیکھتا تھا کہ یہ کیا چیز ہے تو جب انہیں خالی پیٹ دیکھا تو سمجھ گیا کہ وہ ایسی خلقت سے پیدا کیے گئے جو اپنے قابو میں نہ ہوں گے۲؎ (مسلم)

۱؎ آدم علیہ السلام کی پیدائش کے چند درجے ہیں: اولًا ان کا پتلا زمین پر یعنی مکہ معظمہ اور طائف کے درمیان وادیٔ نعمان میں بنایا اور سکھایا گیا پھر وہ سوکھا ہوا پتلا جنت میں رکھا گیا وہاں ہی روح پھونکی گئی وہاں ہی فرشتوں سے سجدہ کرایا گیا وہاں ہی حوا پیدا ہوئیں،پھر وہاں سے زمین پر بھیجا گیا یہاں اس دوسرے ٹھکانہ کا بیان ہے لہذا یہ حدیث ان روایات کے خلاف نہیں جن میں ہے کہ حضرت آدم کا پتلا نعمان مقام میں بنایا گیا،بعض نے کہا کہ فی الجنۃ راوی کی غلطی ہے۔